

اداریہ

سہ ماہی تحقیقی مجلہ نور معرفت کا 66 واں شماره پیش خدمت ہے۔ اس شمارے کا پہلا مقالہ "قرآن کی روشنی میں انسان کی معاشی تربیت کے ذاتی مقاصد" کے عنوان سے مزین ہے۔ اس مقالہ کے مطابق، قرآنی تعلیمات کی روشنی میں انسان کی معاشی تربیت کے ذاتی اہداف دو طرح کے ہیں: ایک، وہ اہداف جن کا تعلق انسان کی گاہی اور بصیرت سے ہے اور دوسرے، وہ اہداف، جن کا تعلق انسان کی عملی زندگی سے ہے۔ یہ مقالہ، ان اہداف کی مکمل توضیح و تشریح بیان کرتا ہے۔ مقالہ نگار کے مطابق، قرآن کریم، انسان کی اقتصادی پہلو سے یوں تربیت کرتا ہے کہ جس میں انسان اپنی خدا داد صلاحیتوں اور کمالات سے آگاہ ہو۔ اُسے لین دین اور معاملات کے فقہی احکام سے آگاہی حاصل ہو اور وہ اپنی ہر اقتصادی خوشحالی اور نعمت کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا سمجھے۔

اس مقالہ کے مطابق، قرآنی تعلیمات کی روشنی میں انسان کی معاشی تربیت کا عملی پہلو یہ ہے کہ انسان اپنی اور اپنے خاندان کی مادی ضروریات پوری کرنے کے قابل بنے۔ وہ اپنی، اپنے والدین اور اپنے اہل و عیال کی عزت و آبرو کی حفاظت کر سکے اور اپنی معاشی زندگی میں دینداری کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اپنے ہر لین، دین میں آخرت کو ترجیح دے اور کسی معاملہ میں دینی اخلاقیات سے روگردانی نہ کرے۔ قناعت اختیار کرے، احسان اور بخشش کرنے والا بنے اور اعتدال کی زندگی گزارے؛ اسراف، بخل، ناپ تول میں کمی، بیٹھی، مال و دولت پر تکبر اور غرور سے اجتناب کرے۔

اس شمارے کے دوسرے مقالے کا عنوان "قرآن اور نخب البلاغہ کی روشنی میں جہالت کا معنی اور مصادیق" ہے۔ یہ مقالہ میں تین حصوں میں "جہالت" کے موضوع پر سیر حاصل بحث کرتا ہے۔ پہلا حصہ، تاریخی دستاویزات اور قرآن و سنت کی روشنی میں "جہالت" کے معنی و مفہوم اور اس کے مصادیق کو بیان کرتا ہے۔ دوسرا حصہ، جہالت کے خلاف قرآن کریم کی تعلیمات کا جائزہ لیتا ہے۔ اور تیسرا حصہ، امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام کے کلام - نخب البلاغہ - کی روشنی میں جہالت سے نبرد آزما کی تعلیمات پر مشتمل ہے۔ اس مقالہ کے اختتام پر مقالہ نگار نے قدیم و جدید جاہلیت کی جوہری مماثلت اور مشابہت کو بیان کیا ہے۔ مقالے کا یہ حصہ، دراصل، عصر جدید کی جاہلیت کے مظاہر بیان کرتا اور جاہلیت کے گرداب میں پھنسنے سے بچنے کی یاد دہانی کرواتا ہے۔

تیسرے مقالہ کا عنوان "سورۃ عبس کا نفسیاتی تناظر: ایک تجزیاتی مطالعہ" ہے۔ اس مقالہ کے مطابق، انسانی زندگی میں احساسات و جذبات (Emotions) ایک کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ دراصل، یہ انسانی جذبات و احساسات ہی ہوتے ہیں جو انسان کی حرکات و سکنات کا رخ معین کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم کی تمام آیات اور سوروں کے الفاظ اور عبارات، انسانی احساسات و جذبات کی ترجمانی کرتے اور انہیں خاص جہت دیتے ہیں۔

تجزیہ و تحلیل پیش کیا گیا ہے۔ یہ مقالہ علم نفسیات کے طلباء کے بالعموم اور اُن محققین کے لیے خاص طور پر مفید ثابت ہو گا جو قرآن مجید میں موجود نفسیاتی اشارات کی روشنی میں علم نفسیات کی تفہیم و تشریح میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

پیش نظر شمارے کا چوتھا مقالہ، استاد مرتضیٰ مطہری کے تشریحی نوٹس سے مزین، علامہ طباطبائی کی کتاب "اصول فلسفہ و روش رنالیسم" کے چند صفحات کے مطالعہ پر مشتمل سلسلہ بحث کی پانچویں قسط ہے۔ اس مقالے میں سب سے پہلے سوفسطائیت کے قدیم یونانی فکری، فلسفی مکتب کا تاریخی پس منظر اور اس کے مدعا کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس کے بعد شکاکیت اور پھر آئیڈیالزم جیسے فلسفی مکاتب فکر پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس مقالے میں آئیڈیالزم کے فلسفی مکتب کی قدیم و جدید روایتوں کے اساسی اختلاف کو اجاگر کرنے کے بعد، جدید مادہ پرستوں کے آئیڈیالزم کے حوالے سے مغالطے کو بر ملا کیا گیا ہے۔

یہ مقالہ، علامہ طباطبائی اور استاد مرتضیٰ مطہری کے بیانات کی روشنی میں سوفسطائیت، شکاکیت اور آئیڈیالزم کے مقابلے میں ریالزم کی مضبوط منطق پیش کرتے ہوئے برکے اور شوپنہاؤر جیسے آئیڈیالزم کے ناخداؤں کے کمزور دلائل کا راز فاش کرتا ہے۔ اس مقالے کے اختتام پر فلسفہ کے ایک بنیادی اصول، "اصل عدم تناقض" کی وضاحت پیش کی گئی ہے۔

اس شمارے کا آخری مقالہ "علوم انسانی کی تشکیل نو میں الہیاتی عقلانیت کے کردار کا فہم جدید" کے عنوان کے تحت اس امر کا جائزہ لیتا ہے کہ موجودہ انسانی معاشرے جن بحرانوں سے دوچار ہیں، اُن میں سے ایک خطرناک بحران، انسان کے بنیادی عقائد اور اُس کی عملی زندگی میں تضاد کا بحران ہے۔ یہ ایک ایسا بحران ہے جس نے لوگوں سے سرگرمی اور تازگی چھین لی ہے اور ان پر افسردگی اور نفسیاتی دباؤ کو مسلط کر دیا ہے۔

دریں اثناء، مقالہ نگار کے مطابق، انسانی علوم جو کہ عمل محور ہوتے ہیں، اُن کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ انسانی سماج کو اس مشکل سے نکالیں۔ لیکن انسانی علوم، یہ فریضہ صرف اُسی صورت میں ادا کر سکتے ہیں جب وہ الہیاتی عقلانیت کی بنیاد پر انسانی فکر و عمل میں ہمابنگی ایجاد کر دیں۔ لیکن مقالہ نگار کے مطابق، الہیاتی عقلانیت کا ظہور اس وقت ہو سکتا ہے جب انسان، مستفاد عقل Acquired Intellect کی روشنی سے علم کی ضیاء پائے۔ کیونکہ تنہا اسی صورت میں عقل کے تمام مرتبے اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ مقالہ نگار کے مطابق، الہیاتی عقلانیت چونکہ اپنے مبدا اور معاد سے متصل ہوتی ہے، یہ معاشرے کے تمام افراد کو مذہبی، اخلاقی اور روحانی اقدار کی پاسداری پر براہِ یقینہ کرتی اور انہیں انسانی سعادت اور کمال سے ہمکنار کرتی ہے جس کے نتیجے میں انسان، عقیدے اور عمل کے تضاد کے بحران سے نجات پاتا ہے اور معاشرے میں انسانی رشتوں اور رابطوں میں نئی روح ایجاد ہوتی ہے۔

ہمیں توقع ہے کہ مجلہ نور معرفت کا موجودہ شمارہ بھی، اس کے سابقہ شماروں کی طرف اپنے قارئین کے لیے علم و معرفت کی ضیاء ارمان میں لائے گا اور ان کی بصیرت افزائی کا موجب بنے گا۔ ان شاء اللہ۔

مدیر مجلہ،
ڈاکٹر محمد حسنین نادر